.... رخصتی، عدت، حلالہ ....

میر ظفراللہ جمالی، وزیراعظم ہاؤس سے رخصت ہو چکے، نئے آنے والوں نے ڈیرے ڈال لئے۔ ان کے بھی مکمل عدت کے آدھے دین (90 کا نصف 45) جو یقیناً حلالہ کی صورت بنتی ہے اور حلالہ کرنا، کرانا لعنتیوں کا کام ہے اس وجہ سے بھی ان 45 دنوں کو رحمت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ پھر ان کے بعد آنے والے بھی تیار بیٹھے ہیں۔ آج جب میں یہ سطور لکھ رہا ہوں تو حافظ آباد اور اوکاڑہ سے تعلق رکھنے والے دو ممبران قومی اسمبلی نے شوکت عزیز کو دعوت دی ہے کہ وہ ان کے حلقہ انتخاب سے الیکشن لڑیں ابھی چند دنوں تک نہ جانے کتنے عشاق اس صف میں کھڑے ہونگے۔ کہ پاکستان میں "ٹیلنٹ" کی کمی بھی تو نہیں ماشاءاللہ۔ اور کوئی کام ہم سے ہو سکے یا نہ ہو سکے وفاداریاں بدلنے میں ہم ید طولیٰ رکھتے ہیں ایسا کرتے ہوئے ندامت، شرمندگی یا غیرت عرق جبین کے دو قطرے بن کر بھی ظاہر نہیں ہوتی کہ شاید مجموعی طور پر ہمارا ضمیر بے روح ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اتنے بڑے سانحہ پر بھی حکومتی ارکان نے جھر جھری نہیں لی اور کسی نے اُف یا آہ تک بھی نہیں کیا کہ انہیں بس قبیلہ خواص کے دستر خوان سے ٹکڑے چننے کا موقعہ میسر رہنا چاہیئے۔ رہی غیرت و شرمندگی تو وہ ہم کب کی رخصت کر چکے ہیں خواجہ ناظم الدین سے لیکر نواز شریف تک کتنے شب خون مارے گئے۔ کتنوں کو رسوا کیا گیا۔ کتنے حکمرانوں کے خلاف محلاتی سازشیں کامیاب ہوئیں اور ہم (اراکین قومی اسمبلی خصوصاً اور عوام عموماً) اس کیلئے بالواسطہ یا بلاواسطہ مہرے بنے اس سے بھی بڑھ کر ملک پاکستان دولخت ہوا۔ اپنے ہی ہاتھوں لگائے ہوئے پودے کو جسے کم و بیش 10-15 سال جوان اور تازہ خون دیکر سینچا گیا تھا کو مفادات کی آری سے کاٹ کر خود غرضی کی چکی میں پیس کر ریزہ ریزہ کر دیا گیا۔ سقوط ڈھاکہ سے لیکر سقوط کابل و بغداد تک کتنے ہی سانحات گزر گئے لیکن ہم غیرت تو کیا شرمندگی کا منہ بھی نہ دیکھ سکے۔

دکھ جمالی صاحب کے جانے کا نہیں کہ یہ سب کچھ تو ہوتا ہے افسوس تو صرف اس بات کا ہے کہ میر ظفراللہ جمالی اپنے ہی ملازم کی نوکری کرنے، اسے سلام کرنے، باس کہنے، اور بڑا کہہ کر چھوٹوں بننے کے باوجود آخر وقت تک، منت سماجت، کر کے بھی شوکت عزیز کے منتخب ہونے کے وقت تک 45 دن کی مہلت بھی نہ لے سکے۔ اے کاش وہ جرأت کرتے ہوئے ملک کے قانون و آئین کی پاسداری کرتے خواہ اس سے بھی کم مدت کیلئے انہیں اس منصب پر ٹھہرنا پڑتا۔ وہ یقیناً جنرل صاحب سے مخاطب یہ کہتے ہونگے:۔

درد بڑھ بڑھ کے ہو جاتا ہے شعلہ یکسر
تجھ کو مانا تھا دوا، درد بڑھانے والے

اب وہ کبھی اپنی صفائیاں پیش کرتے ہیں تو کبھی مجلس عمل پر برستے ہیں ویسے مجلس عمل بھی تو اپنے سفلی کردار کی وجہ سے "اس بازار" کی دوشیزہ کی اوڑھنی بن گئی ہے کہ............صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں۔ خصوصاً قاضی حسین احمد اور مولوی فضل الرحمٰن نے تو اقتدار کی زلف جاناں تک پہنچنے کیلئے اخلاق و کردار کی پستیوں کی تمام حدود بھی گزر گئے۔ شاید وہ مذہب کی طرح سیاست میں بھی اپنے آباءواجداد کی تقلید پر ہی جامد رہنا چاہتے ہیں، خیر ایسی روایات انہیں مبارک ہوں۔ ہم تو دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ پاک ایسی ہستیاں مذہبی گھرانوں خصوصاً علماء کی شکل میں تو پیدا نہ کرنا کہ یہ تیرے دین کی بدنامی کے سوا کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دے سکتے۔

اب چوہدری شجاعت حسین وزارت عظمیٰ کی "کلغی" سجائے یہ اعلان کرتے ہیں کہ تمام پالیسیاں جنرل پرویز مشرف کی ہی چلیں گی، جناب والا ویسے تو آپ کی خاندانی روایات کو دیکھتے ہوئے آپ سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ خصوصاً اپنے والد محترم چوہدری ظہور الٰہی کی زندگی کو دیکھ لیں۔ لیکن اگر آپ ایسا کرنے پر تیار ہو ہی گئے ہیں تو یاد رکھو آپ کی جنرل صاحب کی یہ تعریف و توصیف اور وفاداری کی یقین دہانیاں آپ کو بھی "جمالی" کی طرح بلکہ اس سے بھی بدتر حالات کے ساتھ ایوان اقتدار سے رخصت ہونا پڑے گا کہ:

کوئی امید کسی سفلہ سے باندھیں کیوں کر
ڈوبتے دیکھے گئے کتنے سہارے والے

اس لئے اگر چاہتے ہو کہ تاریخ تمہیں اچھے الفاظ سے یاد رکھے تو پھر جرنیلوں کی چاپلوسی چھوڑ کر حقیقی طور پر عوام کے خادم اور راہنما بنیں اور اسلامی آئینی، قانونی اور اخلاقی اقدار کی نہ صرف حفاظت کریں بلکہ انہیں مزید سربلند کرنے کی کوشش کریں۔

آخر میں جناب جنرل سے بھی یہ گزارش کرنے کو جی چاہتا ہے یہ حقیقت ہے کہ اس وقت آپ مطلق العنان حکمران ہیں۔ فوج سمیت تمام اداروں سے آپ نے ڈنگ، نکال دیئے ہیں صوبوں سمیت مرکز میں آپ کٹھ پتلی حکومتیں قائم کر چکے ہیں حزب اختلاف کے دعوے دار آپ کی اپوزیشن کم اور حلیف زیادہ ہونے کا کردار ادا کر رہے ہیں آپ جہاد کو دہشت گردی قرار دیں۔ انڈیا کو کنٹرول لائن پر باڑ لگانے میں معاونت کریں۔ اپنے ہی لوگوں کو خون میں نہلائیں حکمرانوں کو شطرنج کے مہرے بنا دیں یا حدود آرڈیننس اور قانون توہین رسالت میں تبدیلی یا اسے ختم کرنے کیلئے نہ صرف برانگیختہ کریں بلکہ گائیڈ لائن دیں اور اسلام دشمنوں کو کھلی چھٹی دیکر ان کی حوصلہ افزائی کریں کوئی آپ کے آڑے تو کیا آئیگا آپ کے ان اقدامات کے خلاف آواز اٹھانے کی بھی جرأت نہیں کریگا کہ "پاپی" پیٹ کا مسئلہ ہے لیکن اللہ رب العزت کی پکڑ، قدرت اور اختیارات کو نہ بھولئے کہ اگر وہ دو تہائی اکثریت والی حکومت ختم کر کے فضاؤں میں ہی آپکو اقتدار کے سنگھاسن پر بیٹھا سکتا ہے تو وہ یہی اقتدار واپس لینے پر بھی قادر ہے اس لئے طاقت کے نشہ اور میدان خالی ہونے کی خوشی میں حد سے نہ گزریئے بلکہ اپنے اللہ کے دروازے پر پلٹ آیئے۔ اور گذشتہ اقدامات کی تلافی کی کوشش کیجئے۔ خصوصاً توہین رسالت اور حدود قوانین میں تبدیلی کے متعلق تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچیئے گا ورنہ......ان بطش ربک لشدید

بڑھ کے دنیا میں کوئی وقت کا قارون بن جائے
بے شعوری ہے، نہیں اس کے بچانے والے